REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

روزنامہ

لاہور

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر ۲۹۷۹

فی پرچہ ۱/۰

چندہ سالانہ بیرون پاکستان تیس روپے

سالانہ چندہ ۲۴ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲/۸ روپے

جلد ۳۹/۵ | اتوار ۲۸ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ ، ۷ صلح ۱۳۳۰ ہش ، ۷ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۵ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آج بخار نہیں ۔ ضعف ابھی ہے ۔ کل بہت زیادہ ضعف کی شکایت تھی گلے کی تکلیف بدستور رہی ۔ آج بوجہ ناسازیٔ طبع حضور اقدس خطبہ جمعہ کے لئے بھی تشریف نہیں لا سکے ۔ خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھایا

ربوہ ۔ ۶ جنوری (برقیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین کی طبیعت کل کی نسبت اچھی ہے ۔ ضعف کی شکایت بھی نہیں ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

دولتِ مشترکہ کیلئے امتحان کا وقت!

ماسکو ۔ ۶ جنوری ۔ روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر شعیب قریشی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان ایسے اجتماعی تحفظ کا قائل نہیں ہے جس کا مقصد بڑی بڑی طاقتوں کے مفادات کا تحفظ ہو ۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ اور دولتِ مشترکہ کے زندہ رہنے کی ایک ہی صورت ہے ۔ کہ وہ سیاسی دھڑے بندی سے الگ ہو کر انصاف کی بنیادوں پر کام کریں ۔ یہ اقوام متحدہ اور دولتِ مشترکہ کے لئے امتحان کا وقت ہے ۔ اگر وہ محض باتیں بنانے کے عادی نہیں ۔ تو پھر انہیں مسئلہ کشمیر کو جلد سے جلد حل کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ۔

پاکستان کے مطالبہ پر کشمیر کا مسئلہ لندن کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا

لندن روانہ ہونے سے قبل اپنے پُرعزم طرزِ عمل کی وضاحت میں خان لیاقت علی خاں کا بیان

کراچی ۔ ۶ جنوری ۔ دولتِ مشترکہ کے وزراء اعظم نے وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان کو اطلاع دی ہے کہ وہ مشترکہ طور پر کشمیر کے متعلق بات چیت کرنے کو تیار ہیں چنانچہ مرکزی کابینہ سے مشورہ کے بعد وزیر اعظم نے آج لندن روانہ ہونے کا فیصلہ کیا ہے ۔ امید ہے وہ کل رات لندن پہنچ جائیں گے اور پیر کے روز کانفرنس کے اجلاس میں شریک ہو سکیں گے ۔ آج تیسرے پہر اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے انہوں نے ایک بیان میں کہا ۔ مجھے پوری طرح احساس ہے کہ جموں و کشمیر میں آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کرانے میں جو ناقابلِ برداشت تاخیر ہوئی ہے اس کی وجہ سے پاکستان اور کشمیر کے لوگ ایک صبر آزما دور میں سے گزر رہے ہیں ۔ اگر دولتِ مشترکہ کشمیر کی گتھی کو سلجھانے میں کامیاب ہو گئی تو وہ عالمگیر امن کو تقویت پہنچانے میں بہت نمایاں خدمت سرانجام دے گی ۔ روانہ ہونے سے قبل میں اتنا کہہ سکتا ہوں ۔ کہ میں باشندگانِ کشمیر کی خواہش کے مطابق اس مسئلہ کو منصفانہ اور پُرامن طریقے سے حل کرانے کی ہر امکانی کوشش کا تہیہ کر چکا ہوں ۔ لندن کانفرنس کے ایجنڈے میں مسئلہ کشمیر کی شمولیت کے متعلق اپنے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا ۔ گزشتہ مہینے کے وسط میں جب مجھے معلوم ہوا ۔ کہ سلامتی کونسل جنوری کے دوسرے یا تیسرے ہفتے سے قبل اس مسئلہ پر غور نہیں کرے گی ۔ تو میں نے اس امر پر زور دیا ۔ کہ دولتِ مشترکہ کی کانفرنس کو اس کے متعلق مشترکہ طور پر بات چیت کرنی چاہیئے کیونکہ یہ مسئلہ پاکستان و ہندوستان کے تعلقات پر بنیادی طور پر اثر انداز ہو رہا ہے اور ایشیا کے امن و تحفظ پر بھی اس کا بنیادی اثر پڑ رہا ہے ۔ اس کے منصفانہ حل کے بغیر ایشیا کے تحفظ پر بات چیت کرنا حقائق سے آنکھیں بند کرنے کے مترادف ہے جس کا کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر لیاقت علی خان آج آدھی رات کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو رہے ہیں ۔ بیگم لیاقت علی خان ۔ سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی ۔ امور خارجہ کے سکرٹری مسٹر اکرام اللہ ۔ محکمہ دفاع کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر اے ۔ ٹی ۔ نقوی ۔ وزیر اعظم کے پولیٹیکل سکرٹری مسٹر صدیق علی خان اور پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر اے حمید وزیر اعظم کے ہمراہ لندن جائیں گے ۔

کراچی ۔ ۶ جنوری ۔ اقوام متحدہ کی فنی امداد کے مشیر مسٹر ٹامس ای ہیبن اس مہینے کے وسط تک کراچی پہنچنے والے ہیں

مختصرات

لیک سکسیس ۔ ۶ جنوری ۔ جمعیت اقوام میں امریکہ کے مستقل نمائندے وارن آسٹن نے یقین دلایا ہے کہ اگر چین کوریا میں لڑائی بند کر دے ۔ تو امریکہ چین کے ساتھ سارے اختلافی امور پر بات چیت کرنے کو تیار رہے ۔

نیویارک ۔ ۶ جنوری ۔ ایٹم بم کی ہولناک تباہی سے بچنے کے لئے نیویارک میں بڑے بڑے زیر زمین دو شہر آباد کرنے کے منصوبے تیار کئے جا رہے ہیں ۔ ان شہروں میں عام شہروں کی طرح ہر قسم کی ضروریات زندگی بآسانی میسر آسکیں گی

قاہرہ ۔ ۶ جنوری ۔ حکومت مصر نے اپنے سفیر مقیم کراچی کی معرفت پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۲۸۴۰۱ روپے کا عطیہ ارسال کیا ہے ۔

واشنگٹن ۔ ۶ جنوری ۔ امریکہ نے پاکستان و ہندوستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۱۴ ٹن سامان دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ یہ سامان دواؤں ۔ کمبلوں اور کھانے پینے کی اشیاء پر مشتمل ہوگا ۔

نئی دہلی ۔ ۶ جنوری ۔ حکومت ہند کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مدراس کے چودہ ضلعوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے ۔

سان فرانسسکو ۔ ۶ جنوری ۔ ایٹمی لہروں کی پیمائش کے لئے ایک نیا آلہ ایجاد ہوا ہے اس کی مدد سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے ۔ کہ کسی شخص پر کس حد تک ایٹمی لہروں کا اثر ہوا ہے ۔ یاد رہے ۔ کہ لہروں سے متاثر ہونے کے ۱۲ درجے قائم کئے گئے ہیں ۔ (داشاں)

لاہور ۔ راولپنڈی اور پشاور میں زلزلہ کے معمولی جھٹکے!

لاہور ۔ ۶ جنوری ۔ آج صبح لاہور ۔ راولپنڈی اور پشاور میں زلزلے کے معمولی جھٹکے محسوس ہوئے ۔ قریباً دس بجکر ۵۰ منٹ پر لاہور میں جھٹکا محسوس ہوا ۔ دس بجکر ۵۲ منٹ پر راولپنڈی میں اور اس کے چھ منٹ بعد پشاور میں اسی قسم کے جھٹکے محسوس ہوئے ۔ جانی یا مالی نقصان کی کوئی خبر نہیں ملی ۔

تیسرے درجے کے نئے ڈبوں کی تیاری

لاہور ۔ ۶ جنوری ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ورکشاپ میں تیسرے درجے کے نئے ڈبے بنانے کا کام تیزی سے جاری ہے ۔ ان ڈبوں میں بجلی کے پنکھے بھی لگائے جا رہے ہیں ۔ وزیر مواصلات سردار بہادر خان نے آج صبح ریلوے ورکشاپ میں ان ڈبوں کا معائنہ کیا ۔ انہوں نے محمود بوٹی بند بھی دیکھا ۔ جو سیلاب کے دنوں میں ٹوٹ گیا تھا ۔

مشرقی پاکستان کا دفاع

ڈھاکہ ۔ ۶ جنوری ۔ پاکستانی افواج کے نائب کمانڈر انچیف جنرل ایوب خان نے کہا ہے کہ آج مشرقی پاکستان کا پہلے سے زیادہ کامیابی اور خوش اسلوبی سے دفاع کیا جا سکتا ہے وہاں فوج کے بہترین دستے تعینات ہیں اسکے علاوہ نیشنل گارڈز اور رضا کار ہزاروں کی تعداد میں فوجی تربیت حاصل کر چکے ہیں ۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کراچی روانہ ہو گئے

لاہور ۔ ۶ جنوری ۔ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان یہاں تین روز قیام فرمانے کے بعد آج صبح پاکستان میل کے ذریعہ کراچی واپس تشریف لے گئے ۔ آپ ۳ جنوری کی شام کو لاہور پہنچے تھے ۔ ریلوے سٹیشن پر بہت سے احباب اور دیگر معززین نے آپ کو الوداع کہا (رپورٹر)

۳۸ ویں خطِ متوازی سے ۱۵ میل آگے

ٹوکیو ۔ ۶ جنوری ۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجیں چینی اور شمالی کوریا کی افواج کی تاب نہ لا کر برابر پیچھے ہٹ رہی ہیں ۔ جب سے کمیونسٹ فوجوں نے ۳۸ ویں عرض بلد کو عبور کر کے نیا حملہ کیا ہے ۔ وہ ۱۵ میل آگے بڑھ چکی ہیں ۔ حملے کی شدت کم ہونے کی کوئی علامت نظر نہیں آتی ۔ وانجو کے شہر پر اُن کا قبضہ ہر وقت متوقع ہے ۔ یہ شہر یوسان جانے والی سڑک پر واقع ہے ۔ ایک اطلاع کے مطابق کمیونسٹ فوجیں ایسے مقام پر پہنچ گئی ہیں ۔ جہاں سے اقوام متحدہ کا رسد بھیجنے والا سنٹر صرف آٹھ میل دور رہ گیا ہے ۔

خواجہ شہاب الدین سول سروس اکیڈیمی لاہور میں

لاہور ۔ ۶ جنوری ۔ آنریبل خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ و اطلاعات و نشریات حکومت پاکستان نے آج دوپہر سول سروس اکیڈیمی لاہور کا معائنہ کیا ۔ آپ نے سب سے پہلے زیر تربیت امیدواروں میں سے ایک ٹیم کی اسپ سواری ملاحظہ کی اور اس کے بعد ریزیڈنسی کی وسیع عمارت میں جہاں یہ اکیڈیمی قائم ہے ۔ امیدواروں کے رہائشی انتظامات دیکھے ۔ آپ ایک کلاس میں بھی تشریف لے گئے ۔ جہاں اسلامیات پر لیکچر دیا جا رہا تھا ۔ ازاں بعد آپ کا تعارف زیر تربیت امیدواروں سے کرایا گیا ۔ آپ نے کھانا بھی ان کے ساتھ کھایا ۔ سول سروس اکیڈیمی نے اکتوبر ۱۹۴۸ء سے کام شروع کیا ۔ اس وقت یہاں ۲۶ امیدوار زیر تربیت ہیں ۔ موجودہ امیدواروں کو شامل کر کے اب تک کل اسی (۸۰) سول سروس کے افسران یہاں سے تربیت پا چکے ہیں (اسٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۲- میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ — الفضل — لاہور

۷ جنوری ۱۹۵۱ء

ادب برائے مغالطہ انگیزی

کل ہم نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب "اسلام اور ملکیت زمین" کے صفحات ۱۸۵ تا صفحہ ۱۹۵ کے شروع کا کچھ حصہ الفضل کے ان کالموں میں نقل کیا تھا۔ اس کے مطالعہ سے قارئین کرام کو اصل بحث کا جو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے سامنے تھا علم ہو جانا چاہیئے۔ بات یہ ہے کہ سندھ گورنمنٹ زراعتی کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ میں چھٹی صدی کے ایک محدث ابن تین کا ایک ادھورا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ انہوں نے اپنے عہد کے مالکان زمین کے مقابلہ میں اس عہد کے مزارعین کی بری حالت کا ذکر کیا ہے۔ آپ کا جو قول اس رپورٹ میں نقل کیا گیا تھا۔ وہ پورا نہیں درج کیا تھا۔ بلکہ اس کا ایک حصہ درج کیا تھا۔ جس سے رپورٹ لکھنے والوں کے پیش نظر دانستہ یا نادانستہ یہ باور کرانا تھا کہ آپ کے زمانہ میں بھی زارع اور مالک کا وہی سوال درپیش ہوا تھا۔ جو اس وقت کمیٹی مذکور کے سامنے تھا یعنی اقلیت کی رپورٹ کرنے والوں نے اس مسخ شدہ قول کو اس بات کی تائید میں پیش کیا تھا کہ مزارعین کو مالکان زمین اس وقت بھی اسی طرح تکلیف دیتے اور لوٹتے تھے۔ جس طرح ان کے خیال میں آجکل وہ کر رہے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ نے جیسا کہ اس عبارت سے جو ہم نے کل الفضل میں آپ کی تصنیف زیر بحث سے نقل کی ہے معلوم ہوگا ان صفحات میں یہ ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ ابن تین کے حوالہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس میں مالکان زمین کے بالمقابل ان لوگوں کی تکالیف کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو اپنی نہیں بلکہ مالکان زمین کی زمین بٹائی یا لگان پر کاشت کرتے ہیں غلط ہے ابن تین نے مزارعین اور مالکان کے جھگڑے کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا۔ بلکہ آپ نے تو ان سب لوگوں کے متعلق کہا ہے جو کھیتی باڑی کرنے کا کام اختیار رکئے ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی مالک زمین سے زمین لے کر کاشت کرتے ہوں یا اپنی زمین کاشت کرتے ہوں۔ آپ نے اس کے ثبوت میں ابن تین کا پورا حوالہ درج فرما کر واضح کیا ہے کہ انہوں نے جو کچھ فرمایا تھا۔

وہ ایک حدیث نبی کے مطابق فرمایا تھا۔ جو آپ نے ان صفحات میں نقل کر دی ہے۔ جو قارئین کرام کی نظر سے گزر چکی ہے۔

اب "آفاق" کے ڈراما نویس صاحب میں ذرا بھی دیانت ہوتی تو وہ ہرگز احمدی مبلغ سے وہ الفاظ نہ کہلواتے جو انہوں نے کہلوائے ہیں یعنی امام جماعت احمدیہ نے ان صفحات میں یہ ثابت کیا ہے کہ

"ملک کا مظلوم طبقہ کسان نہیں بلکہ زمیندار ہے"۔

امام جماعت احمدیہ تو ابن تین کے قول سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ انہوں نے کسان اور زمیندار کے جھگڑے کے متعلق کچھ نہیں کہا بلکہ تمام کھیتی باڑی کا کام کرنے والوں کے متعلق کہا ہے۔ خواہ وہ کسان ہوں یا زمیندار مگر آفاق کے فنکار صاحب آپ پر یہ الٹا الزام لگا رہے ہیں کہ آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ ملک کا مظلوم طبقہ کسان نہیں بلکہ زمیندار ہے۔

حدیث میں جو آپ نے نقل کی ہے۔ اور جس کی طرف ابن تین نے اشارہ فرمایا ہے مالک و مزارع کے جھگڑے کا کوئی ذکر نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ کہ زمینداروں نے اپنے مزارعین کو تکلیف دے رکھی ہے۔ بلکہ انہوں نے تو صرف اتنا فرمایا تھا کہ جس گھر میں آلاتِ زراعت داخل ہوتے ہیں وہاں ذلت داخل ہو جاتی ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ نے کھیتی باڑی کا کام اختیار کرنے والوں کی ذلت کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر سندھ کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ کرنے والے تحقیقات سے کام لیتے تو ان پر واضح ہو جاتا۔ کہ ابن تین کے قول کا وہ منشاء نہیں ہے۔ جو وہ لینا چاہتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے ان کی یہ غلطی واضح کی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں کیا۔ اور انہیں بتایا ہے کہ ابن تین کا اول تو قول ہی ادھورا پیش کیا ہے۔ دوسرے وہ بے محل بھی ہے۔ کیونکہ آپ کے سامنے تو صرف مزارعین کی حالت کا سوال ہے۔ اور ابن تین عام اس سے کہ مزارع ہو یا مالک تمام کھیتی باڑی کرنے والوں کے متعلق فرما رہے ہیں۔

یہ بات ہے جو امام جماعت احمدیہ نے ثابت کی ہے مگر "آفاق" کے فنکار یا تو اسکو سمجھے نہیں اور یا دیدہ دانستہ جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا "ادب برائے مغالطہ انگیزی" کا کمال دکھانے کے لئے آپ پر جھوٹا بہتان باندھ رہے ہیں کہ آپ نے ثابت کیا ہے کہ ملک کا مظلوم طبقہ مزارع نہیں بلکہ زمیندار ہے۔

دراصل بات یہ ہے کہ لفظ زمیندار سے آپ کے ذہن پر تجمل حسین ممدوٹ اور دولتانہ مسلط ہو جاتے ہیں۔ اور آپ ان مالکانِ زمین کو بھول جاتے ہیں۔ جن کی ملکیت چند ایکڑ سے زیادہ نہیں۔ بلکہ ایک ایکڑ سے بھی کم ہوتی ہے۔ اور جن کی ہمارے ملک میں اکثریت ہے۔ آپ کی دانست میں زمیندار صرف وہی ہوتا ہے۔ جس کی زمین ہزاروں ایکڑ ہوتی ہے۔ حالانکہ ایسے لوگوں کی تعداد ہمارے ملک میں انگلیوں پر معلوم کی جاسکتی ہے۔ بس "زمیندار" کا لفظ سنا اور تڑپ اٹھے کہ غضب ہو گیا تجمل حسین۔ ممدوٹ اور دولتانہ کی حمائت ہو رہی ہے۔ "بندۂ خدا" اگر آپ واقعی "بندۂ خدا" ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ کے ملک میں ۸۰ فیصدی سے بھی زیادہ ایسے مالکان زمین ہیں جو خود بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ معلوم نہیں آپ کا خیال ان کی طرف کیوں نہیں گیا۔ اور ۵ فیصدی تجمل حسینوں۔ ممدوٹوں اور دولتانوں کی طرف چلا گیا؟

حدیث نبی میں اور ابن تین کے قول میں ہمارے ملک کے وہ چھوٹے چھوٹے اسی فیصدی مالکان زمین بھی جو خود بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں شامل ہیں۔ سندھ گورنمنٹ زراعتی کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ میں ابن تین کے قول اور اس حدیث سے جس کی طرف آپ کے پورے قول میں اشارہ کیا گیا ہے ان کو نظر انداز کر کے صرف مزارعین کو لے لیا گیا ہے جو قطعاً غلط ہے محض زمیندار کا لفظ سنکر اور چند بڑے بڑے زمینداروں کے تصور سے بوکھلا کر دوسروں پر جھوٹی تہمتیں باندھنے پر نہیں اتر آنا چاہیئے۔

ہم مان لیتے ہیں کہ آپ کسانوں کے بڑے ہمدرد اور غمخوار ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی کسی محدث کے قول اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے صحیح معنے بیان کرے۔ تو آپ اس پر اتہام طرازی کرنا شروع کر دیں۔ اگر امام جماعت احمدیہ نے آپ کے خیال میں اس قول اور حدیث کے معنی غلط بیان کئے ہیں۔ تو آپ کو چاہیئے کہ آپ اپنی تحقیقات پیش کریں۔ اور اسکو غلط ثابت کریں۔

مضحکہ خیز تمثیلیں گھڑ کر دوسروں کی تضحیک کرنا تو یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ کے پاس دلیل ولیل کوئی نہیں۔ اور آپ صرف طعنوں سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ نے حدیث نبی کو ہی پیش نہیں کیا۔ بلکہ اس حدیث کے متعلق ائمۂ المحدیث کے اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۱۸۸ پر آپ نے امام محمدؒ کا قول بھی پیش کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

مراد الحدیث ان المسلمین
اذا اشتغلوا بالزراعة
واتبعوا اذناب البقر وتحدوا
عن الجهاد كرّ عليهم عدوهم
فجعلواهم اذلة

(مبسوط جلد ۱۰ صہ ۸۳)

یعنی اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جب مسلمان زراعت میں مشغول ہو جائیں گے (صاف ظاہر ہے کہ یہاں صرف کسان مراد نہیں) اور بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور جہاد کو چھوڑ دیں گے تو ان پر دشمن لوٹ کر حملہ کرے گا۔ اور ان کو ذلیل کر دے گا۔"

بات کتنی صاف تھی مگر آفاق کے فنکار صاحب کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے فرماتے ہیں۔

"بات بھی درست ہے یہ بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے تو بڑے بڑے "جہاں پناہ" اور "تجمل حسین خان" چلتے ہیں ممدوٹ اور دولتانے چلتے ہیں۔ یہ کسان کہاں سے آئے بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلنے والے کہ حضور مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے سچا دی کی حدیث میں ان کی ذلت اور مظلومی مراد لی ہو"۔ (آفاق ۲۴ر دسمبر ۱۹۵۰ء صہ ۶)

کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے جس کے دل میں ذرا بھی خدا ترسی کا مادہ ہو۔ اور جس کے دماغ میں ذرا بھی عقل ہو۔ وہ اس بات پر ایسا تبصرہ کرے۔ گویا آپ کے خیال میں اگر چند بڑے بڑے زمیندار ایسے ہیں۔ جو خود بیلوں کی دموں کے پیچھے نہیں چلتے۔ بلکہ ان کے مزارع چلتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی زمیندار ایسا موجود نہیں۔ جو خود بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے چلتا ہو۔ شائد آفاق کے اس عجیب وغریب فنکار کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہزاروں مزارع کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو خود بیلوں کی دموں کے پیچھے پیچھے نہیں چلتے۔ بلکہ دوسروں سے زمین لے کر آگے فکمی مزارعین سے کاشت کرواتے ہیں۔ اور خود سیٹھ بنے ہوتے ہیں۔ اگر لفظ مزارع پر ہی انحصار ہے۔ تو ایسے لوگوں کے متعلق کیا رائے اقدس ہے؟ اصطلاحاً تو وہ بھی مزارع ہی کہلاتے ہیں

(باقی دیکھیں صہ ۸ کالم اول پر)

عبادتوں اور دعاؤں کے پاکیزہ ماحول میں قادیان کا جلسہ سالانہ مختلف کوائف

سامعین جلسہ ۔ ایک مبارک کشف ۔ ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان کی تشریف آوری ۔ بیرونی محلہ جات کی مساجد میں دعاء

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

احمدی اور غیر مسلم سامعین

اس سال قادیان کے جلسہ سالانہ میں ساڑھے تین سو کے قریب مقامی درویش بزرگوں اور بھائیوں کے علاوہ پاکستان کے ۹۰ افراد شریک ہوئے ۔ جن میں حضرت مولینا غلام رسول صاحب راجیکی ۔ محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور ۔ محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ۔ محترم چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی ۔ بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت سیالکوٹ اور مکرم میاں عطاء اللہ صاحب وکیل امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی بھی شامل تھے ۔ اس کے علاوہ ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً حیدر آباد دکن ۔ بمبئی ۔ بہار ۔ یو ۔ پی بنگال اور کشمیر سے اڑھائی سو احمدی احباب جلسے میں شریک ہوئے ۔ جن میں سے حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب ۔ چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ۔ محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ۔ اور سید وزارت حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار کے نام قابل ذکر ہیں ۔

غیر مسلم حضرات بھی کثرت سے جلسہ میں شریک ہوتے رہے ۔ چنانچہ ۲۷ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں نو سو کے قریب غیر مسلم حضرات موجود تھے ۔ شہر کے ہندو سکھ معززین کے علاوہ ڈی سی صاحب گورداسپور ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی صاحب گورداسپور ۔ آر ایم صاحب بٹالہ ۔ انسپکٹر صاحب سی ۔ آئی ۔ ڈی ۔ پریذیڈنٹ صاحب میونسپل کمیٹی بٹالہ اور سیشن آفیسر ز گورداسپور و شملہ بھی جلسے میں شامل ہوئے ۔ پروفیسر عبد المجید صاحب سابق سفیر حکومت ہند متعینہ جدہ بھی تینوں دن جلسہ میں شامل ہوتے رہے ۔

لوائے احمدیت

سٹیج کے دائیں طرف لوائے احمدیت لہرا رہا تھا ۔ جلسے کے پہلے دو دن درویشان قادیان باری باری اس کا پہرہ دیتے رہے ۔ اور آخری دن پاکستان اور ہندوستان کے احباب نے پہرہ دینے کی سعادت حاصل کی ۔

احمدی خواتین کی شرکت

اس سال ۔ ۔ ۔ احمدی خواتین کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس جلسے میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ۔ چنانچہ پاکستان و ہندوستان کی متعدد خواتین جلسے میں شامل ہوئیں ۔ ان کے لئے حضرت مولینا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان میں جلسے کی تقاریر سننے کا انتظام کیا گیا تھا ۔ جہاں پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعے سے آواز بخوبی پہنچتی تھی ۔

منتظمین جلسہ

مہمانوں کے قیام و طعام اور جلسے کے دیگر تمام انتظامات سرانجام دینے کی سعادت دیار حبیب کے خوش قسمت درویشوں نے حاصل کر رکھی تھی ۔ جلسے کے منتظم اعلیٰ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ ناظر دعوت و تبلیغ اور آپ کے نائب مولوی عبد القادر صاحب دہلوی جنرل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قادیان تھے ۔ ان کے ماتحت قریباً تمام درویش بھائی اپنی اپنی ڈیوٹی بڑی تندہی سے سرانجام دے رہے تھے ۔ بہت سے ایسے درویش تھے جنہیں سالہا سال کے بعد اسی موقعہ پر اپنے کسی عزیز یا بزرگ سے ملنے کا موقعہ ملا تھا اور وہ بھی نہایت محدود وقت کے لئے لیکن وہ اس عرصہ میں بھی اپنے ذاتی جذبات اور تعلقات کو قربان کر کے جلسے کے سلسلے میں اپنے فرائض کو سرانجام دینے میں مصروف نظر آتے تھے ۔ اور اس طرح اپنے عمل سے ثابت کر رہے تھے کہ وہ فی الحقیقت تمام دنیوی تعلقات اور علائق سے منہ موڑ کر اپنے تئیں خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر چکے ہیں ۔

ہندوستان سے تشریف لانے والے اکثر دوست مدرسہ احمدیہ اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے کمروں میں رہائش رکھتے تھے ۔ درویش نوجوان خواجہ عبد الکریم صاحب خالد اپنے رفقاء کے ہمراہ ہر وقت ان کی خدمت کرنے اور انہیں آرام و آسائش پہنچانے کے لئے مستعد نظر آتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ تمام درویشوں کو اس للہی خدمت کے لئے جزائے خیر عطا فرمائے ۔

تصاویر

چونکہ موجودہ ایام میں قادیان کا یہ جلسہ تاریخ احمدیت میں ایک خاص اہمیت اور عظمت رکھتا ہے اس لئے اس جلسے کی اور اس جلسے میں شامل ہونے والے احباب کی تصاویر لینے کا خاص اہتمام کیا گیا تھا ۔ تصاویر لینے کی خدمت میاں مسعود علی صاحب درویش (جنہوں نے علی سٹوڈیو کے نام سے دار المسیح میں ایک دوکان بھی کھول رکھی ہے) اور چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت کلکتہ سرانجام دیتے رہے ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

ایک مبارک کشف

۲۷ دسمبر کی رات کو مسجد اقصےٰ میں محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی صدارت میں ایک تربیتی جلسہ ہوا ۔ جس میں حضرت مولینا غلام رسول صاحب راجیکی ۔ مولینا محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر فرمائیں ۔ جلسے کے بعد حضرت مولینا راجیکی صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد اپنا یہ کشف بیان فرمایا کہ جب دعا شروع ہوئی تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی (عالم کشف میں) مسجد میں تشریف لائے اور دعا میں شامل ہوئے (الحمد للہ)

ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان کی تشریف آوری

مؤرخہ ۲۷ دسمبر بروز جمعہ میجر جنرل عبد الرحمن صاحب ڈپٹی ہائی کمشنر پاکستان متعینہ جالندھر قادیان تشریف لائے ۔ پاکستانی زائرین کی طرف سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے آپ کا خیر مقدم کیا بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں آپ نے پاکستانی زائرین سے ملاقات فرمائی ۔ شام کو آپ واپس تشریف لے گئے ۔

بیرونی محلہ جات کی مساجد میں دعاء

۲۹ دسمبر کی صبح کو پاکستان سے جانے والے احباب نے اپنے امیر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی سرکردگی میں گروپ فوٹو کھنچوائی ۔ پھر مقبرہ بہشتی میں اجتماعی دعا کی ۔ مسجد اقصےٰ میں نوافل ادا کئے ۔ اور ساڑھے نو بجے مقامی پولیس کے انتظام کے ماتحت محلہ دار الانوار ۔ دار البرکات ۔ دار الفضل دار الرحمت اور دار الفتوح کی مساجد کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج اور مسجد نور میں جا کر بڑی رقت اور درد کے ساتھ اجتماعی دعا کی ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نور ہسپتال سے ہوتے ہوئے بڑے بازار کی طرف سے واپس دار المسیح آئے ۔

بزم درویشان کا تقریری مقابلہ

مؤرخہ ۲۹ دسمبر کو نماز عصر کے بعد مدرسہ احمدیہ کے صحن میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی صدارت میں بزم درویشان قادیان کا دلچسپ تقریری مقابلہ ہوا ۔ جس میں مختلف دینی موضوعات پر تقاریر ہوئیں ۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی ۔ حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری اور سید محمود اللہ شاہ صاحب نے ججز کے فرائض سرانجام دئیے ۔ مقابلہ میں حصہ لینے والوں میں سے شریف احمد صاحب شیخوپوری اول ۔ محمد صادق صاحب ناقد دوئم اور بشیر احمد صاحب ناصر سوئم آئے ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے ۔

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب کا جنازہ

مؤرخہ ۲۷ دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد باغ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مخصوص حصے میں جہاں حضور علیہ السلام کا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جنازہ پڑھا گیا تھا (حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کی سعی اور نگرانی میں اس حصے کی حد بندی کر کے اسے باقی جگہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے) حیدر آباد کے نہایت مخلص خادم سلسلہ حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب کا جنازہ حضرت مولینا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت مقامی نے پڑھا ۔ حضرت سیٹھ صاحب موصوف کا ۲۸ فروری ۱۹۴۸ء کو حیدر آباد میں انتقال ہوا تھا اور آپ کو وہیں امانتاً دفن کر دیا گیا تھا ۔ اب اس جلسہ کے موقعہ پر آپ کے فرزند سیٹھ محمود اعظم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی کہ وہ آپ کا تابوت دار الامان میں لائے ۔ گو حضرت سیٹھ صاحب موصوف صحابی نہیں تھے ۔ لیکن آپ کی خاص خدمات سلسلہ کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اجازت سے آپ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا ۔ احباب آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔

جنازہ سے قبل حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے پرنم آنکھوں کے ساتھ احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔ اس وقت میری آنکھوں کے سامنے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کا دن ہے جبکہ ٹھیک اسی میدان میں ہمارے آقا اور محسن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ رکھا گیا تھا ۔ اور یہی وہ میدان تھا جس میں ہم نے خلافت اولیٰ کی بیعت کی تھی وہ بیعت اسی امر پر کی تھی کہ ہم خلیفہ وقت کو واجب الاطاعت امام سمجھتے ہیں ۔

سیٹھ محمد غوث گذشتہ ۴۹ سال میں وہ پہلے خوش قسمت انسان ہیں جن کا جنازہ آج ٹھیک اس جگہ اور اسی حلقہ میں پڑھا جا رہا ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسد اطہر رکھا گیا تھا اور جنازہ پڑھا گیا تھا ۔ خدا تعالیٰ کے بیشمار فضل ہوں محترم بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پر جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس حلقہ زمین کو محدود کرنے کی توفیق دی ۔ میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ ٹھیک اسی جگہ حضور علیہ السلام کا جنازہ پڑھا گیا تھا ۔ یاد رکھو مقامات مقدسہ جو منقش کئے جاتے ہیں وہ اس لئے ضرور ہمارے لئے قابل احترام ہوتے ہیں تاکہ ہم انہیں دیکھ کر اپنے نفوس کا تزکیہ کرنے اور ان مقامات سے وابستہ برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

سرزمین ربوہ کا تاریخی پس منظر

محلِ وقوع کی اہمیت

(از مکرم ممتاز صحرائی صاحب لگر مخدوم)

نقشہ پر ربوہ کا محلِ وقوع دیکھئے۔ جماعت احمدیہ کے لئے نئے مرکز کی خاطر کم سے کم پنجاب میں اس سے زیادہ موزوں جگہ کا سراغ نہیں ملتا۔ یہ مقام ایسے قدرتی اور مناسب ماحول میں واقع ہے۔ جہاں جماعتی طور پر اور انفرادی طور پر۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے ترقی کرنے کے بے شمار موقعے اور خوشگوار زندگی بسر کرنے کے لئے قدرتی سہولتیں میسر ہوں گی۔ مثلاً ربوہ پاک پنجاب کے سنٹر میں واقع ہے اور ایک ایسی شاہراہ اعظم پر واقع ہے۔ جس کا بلاواسطہ یا بالواسطہ ...... طور پر پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں کے ساتھ تعلق قائم ہے اور ربوہ کے عین بیچ سے وہ ریلوے لائن گزرتی ہے جس نے پنجاب اور صوبہ سرحد کو آپس میں گہرے طور پر مربوط کر رکھا ہے۔ ربوہ کے نواح میں دور دراز تک ایسے لوگوں کی آبادی پائی جاتی ہے۔ جن کا پیشہ قیمتی اجناس کی کاشت ہے۔ اچھی نسل کی گائیں بھینسیں اور بھیڑ بکریاں بکثرت ہونے کی وجہ سے گھی اور کھال اور اون کی افراط ہے۔ لیکن ان اشیاء کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ کے سوا یہاں کوئی بڑی منڈی موجود نہیں ہے۔ اس لئے سرگودھا اور لائلپور کے درمیان ربوہ ہی سب سے بڑی تجارتی منڈی بن سکتا ہے جہاں بہت جلد ہر قسم کی تجارت کا کاروبار عروج پر پہنچ جانے کی توقع ہے۔

اگرچہ ربوہ کے پڑوس میں لالیاں اور چنیوٹ کے سوا کوئی بڑی احمدیہ جماعت پہلے سے موجود نہیں ہے۔ لیکن مغرب میں تھوڑے فاصلے پر نئی آبادی کے چکوں میں بہت سی بڑی بڑی احمدیہ انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

ربوہ دریائے چناب کے مغربی کنارے پر آباد ہو رہا ہے۔ یہاں شرقاً غرباً پھیلی ہوئی پہاڑیوں کا ایک سلسلہ پایا جاتا ہے۔ کچھ پہاڑیاں شہر کے بیچ میں پڑتی ہیں اور سلسلہ وار پھیلی ہوئی پہاڑیاں ربوہ کے شمال میں ایک قدرتی فصیل بناتی ہوئی دریائے چناب کے پار چنیوٹ کی طرف چلی جاتی ہیں۔ دریا ان پہاڑیوں کے دو تنگ دروں سے گزرتا ہے۔ ان دروں پر دو نہایت مضبوط دوہرے پل بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے نیچے سے ریل گزرتی ہے اور چھت پر سے موٹریں اور لاریاں وغیرہ گزرتی ہیں۔ ان دو پلوں کے درمیان ایک جزیرہ پایا جاتا ہے۔ جہاں سے ایک بڑی پہاڑی کو کاٹ کر ریلوے لائن اور موٹروں کی سڑک کیلئے الگ الگ سرنگ نما راستے تیار کئے گئے ہیں۔ دریا کے مشرقی کنارے پر پل کے نزدیک ایک چٹان پر خوبصورت مندر کھڑا ہے۔ یہ مندر راجہ گلاب سنگھ والئے جموں نے تعمیر کرایا تھا۔ اور قیام پاکستان سے پہلے تک ریاست کشمیر کی ملکیت شمار ہوتا تھا اور کشمیر کی طرف سے وظیفہ پانے والے پجاری قسم کے لوگ یہاں رہتے تھے۔

ان سب باتوں نے مل کر اس مقام کا منظر بہت دلکش بنا دیا۔

یہ پل ایک احمدی انجینئر خان نعمت اللہ خان صاحب کی نگرانی میں تقریباً چار سال کے عرصہ میں سنہ [illegible]ء کے دوران میں مکمل ہوئے تھے۔

ربوہ کے اردگرد سرکنڈے کے جنگلات کی افراط ہے۔ شمال میں چند میل کے فاصلہ پر تقریباً بیس مربع میل میں پھیلا ہوا جنگل پایا جاتا ہے۔ ربوہ کی عمارتی ضروریات کے لئے اس کا وجود حد سے زیادہ مفید ہے۔ چونکہ یہ سرکاری جنگل ہے اور ہر سال حکومت اس کو بستے والوں نیلام کر دیتی ہے۔ اس سے آسانی کے ساتھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

بیس میل دور مغرب کی طرف ایک اور پہاڑ نظر آتا ہے۔ اس پہاڑ پر کچھ عمارتیں پائی جاتی ہیں۔ اس پہاڑ کو کرانہ پہاڑ کہتے ہیں۔ دریائے چناب اور جہلم کے درمیانی علاقہ کو اسی پہاڑ کے نام کی نسبت سے "کرانہ بار" کہتے ہیں۔ اس پہاڑ کی وجہ تسمیہ تو معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک نیک دل بزرگ میاں حبیب سلطان نے قدیم وقتوں میں اس پہاڑ کی چوٹی پر ڈیرا لگا دیا اور عبادت الٰہی میں اپنی زندگی گذار کر وہیں فوت ہو گئے۔ ان کی وفات کے بعد اس مقام کے ساتھ لوگوں کی عقیدت قائم رہی اور ان کے نام سے یہاں باقاعدہ گدی قائم ہو گئی۔ جو ابتدا میں مسلمانوں کے ہاتھ رہی۔ لیکن بعد میں بعض حالات کے ماتحت اس پر ہندوؤں نے قبضہ کر لیا۔ اور ۱۹۴۷ء کے انقلاب تک ہندو ہی اس پر قابض رہے۔ لیکن اب ننگیانہ قوم کے لوگوں نے اس کو اپنا حق سمجھ کر دبا لیا ہے۔

ربوہ سے دو میل مغرب کی طرف برلب سڑک ایک چھوٹا سا قصبہ احمد نگر ہے۔ یہ قصبہ آج سے سینکڑوں برس پہلے وہاں قوم کے ایک سردار احمد خان نے آباد کیا تھا جس زمانے میں یہاں سیال قوم کی حکومت تھی اور وہاں قوم کے اس خاندان کو سردار اور تعلقہ دار تسلیم کیا جاتا تھا۔ اس وقت اس احمد نگر کی حیثیت ایک گونہ صوبائی دارالحکومت کی سی تھی۔ اس قصبہ کے قریب سے ایک جرنیلی سڑک شمال کی طرف چلی جاتی ہے یہ سڑک انگریزی حکومت کے ابتدائی ایام میں تیار کی گئی تھی۔ ضلع جھنگ، سرگودھا اور گجرات کو عبور کرتی ہوئی علاقہ ریاست جموں میں داخل ہو جاتی ہے اور بھمبر کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس کا جو حصہ ضلع جھنگ میں واقع ہے وہ حد سے زیادہ خراب ہے۔ اور آمد و رفت کے ناقابل ہے۔ اگر یہ سڑک درست ہو کر قابل استعمال ہو جائے تو اس کے گرد پھیلا ہوا علاقہ بہت ترقی کر سکتا ہے۔ اس سڑک کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ پنجاب بھر میں اس کے سوا کوئی کچی یا پکی سڑک صوبہ کے وسطی حصہ سے شروع ہو کر سیدھی ریاست جموں کی طرف نہیں جاتی۔

ہائیڈرو الیکٹرک سول اسکیم کے ماتحت حکومت نے صوبہ پنجاب کو جو بجلی پہنچانے کا وسیع انتظام کیا ہے اس سلسلہ میں ربوہ سے چار میل مغرب کی طرف سے گذرنے والی نہر لوئر جہلم کی شاخ پر ٹیوب ویلز کا قیام ہو رہا ہے۔ یہ سارا کام بجلی کے ذریعہ سے ہوگا اور یہیں سے اردگرد کے دیہات کو بھی حسب گنجائش بجلی مہیا کی جائے گی اور غالباً دو سال کے اندر یہ کام جاری ہو جائیگا۔ اگرچہ سردست ربوہ سے تقریباً بیس میل شمال کی طرف ایک گاؤں کوٹ مہانہ تک اس سکیم کے ذریعہ سے بجلی بہم پہنچانے کے آثار قائم ہو گئے ہیں۔ لیکن ممکن ہے یہ ربوہ کی طرف بھی فراہم ہو جائیں۔ غرض محل وقوع کے لحاظ سے ربوہ ایک ایسے مقام پر آباد ہوا ہے جہاں زندگی کی تمام چھوٹی بڑی نئی اور پرانی آسائشوں کی فراوانی ہے۔ اور دریا پہاڑ جنگل نہریں سڑکیں ریلیں وغیرہ مظاہر قدرت کی گلکاریاں ایک ہی وقت میں نگاہوں کو کھینچ کر [illegible] کر دیتی ہیں۔

درخواستِ دعا

مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد جن کے اخلاص اور دینی خدمات سے جماعت کا کوئی فرد ناواقف نہ ہوگا۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی آنکھوں میں کچھ عرصہ سے موتیا اترنا شروع ہو گیا ہوا ہے۔ ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اور خصوصاً انصار اللہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیٹھ صاحب کی اہلیہ صاحبہ کے لئے صحت والی لمبی عمر کے لئے اور آنکھوں کے کامیاب اپریشن کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال مرکزیہ انصار اللہ ربوہ)

پچھلے دنوں دریائے چناب میں جو ہولناک سیلاب آیا تھا۔ اس کی تباہ کاریوں کے پیش نظر ربوہ کے محل وقوع کی اہمیت اور موزونیت اور بھی نمایاں ہو گئی ہے کیونکہ اس سیلاب کے نتیجہ میں ربوہ کے اردگرد پھیلے ہوئے بیسیوں دیہات برباد ہوئے شہر چنیوٹ دریا سے بہت فاصلے پر واقع ہونے کے باوجود محفوظ نہ رہا۔ مگر ربوہ عین لب دریا واقع ہونے پر بھی بالکل محفوظ رہا۔ اور ربوہ کی تقریباً تمام زمین سے سیلاب کا پانی دُور سے گذرتا رہا۔

یہ عجیب بات ہے۔ سیلاب آنے سے دو اڑھائی ماہ پیشتر ربوہ کے پڑوس میں لنگر مخدوم کے ایک احمدی نے خواب دیکھا۔ کہ وہ سرزمین ربوہ اور یہاں کی پہاڑیوں کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی خدمت میں بعض پوشیدہ نادرات کے متعلق دلچسپ روایات بیان کر رہا ہے اس سلسلہ میں وہ اپنے مقدس امام کے حضور یہ بات بھی بیان کرتا ہے کہ "حضور یہ وہ امان کی جگہ ہے جہاں حضرت نوح کی کشتی آکر ٹھہری تھی"۔ جب یہ خواب ایک احمدی . . . .

. . . کو بتایا گیا تو اس نے کہا یہ مبارک خواب معلوم ہوتا ہے۔ اسے کوئٹہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور لکھ کر بھیجنا چاہیئے۔ چنانچہ ان کی تحریک پر ایسا ہی کیا گیا۔ بعد میں جب طوفان نوح کی قسم کا سیلاب آگیا۔ تو سچ مچ سرزمین ربوہ امان کی جگہ بن گئی اور کشتی نوح کی طرح یہاں کے لوگ محفوظ رہے۔

بہرکیف ربوہ محل وقوع کے لحاظ سے ایسی مفید جگہ پر واقع ہے۔ جس کے انتخاب پر . . . . کو بجا طور پر فخر حاصل رہے گا۔

سرزمین ربوہ کے تاریخی حالات

اب تو یہ مقام ایک چٹیل میدان کی صورت نظر آتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ابتداء سے یہ جگہ غیر مزارعہ پڑی ہے۔ یہ بات بڑی حد تک ہے بھی صحیح۔ اس کے مزارعہ ہونے کی کوئی تحریری یا تقریری شہادت موجود نہیں ہے۔ آج سے تقریباً پچیس سال قبل ایک ہندو لینڈ لارڈ نے دریا کے کنارے پر واٹر پمپ لگا کر اسے سیراب کرکے کاشت کے قابل بنانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن زمین نے کلر نکال دیا۔ اور اس کی ساری کوشش رائیگاں گئی اس وقت کی پگڈنڈیاں اور آبرسانی کے نالوں اور نالیوں کے شکستہ آثار اب تک یہاں اِدھر اُدھر پھیلے پڑے ہیں۔

ربوہ کی سرزمین پر دو گورستان بھی واقع ہیں ایک گورستان شمالی پہاڑی کے دامن میں اڑھائی تین ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ اردگرد کی بعض بستیوں یا قوموں کے مردے اب بھی یہاں دفن ہوتے ہیں۔ لیکن بیشتر قبریں یہاں قدیم وقتوں سے چلی آتی ہیں۔ جن کے دم سے اس گورستان کا وجود قائم ہوا ہے۔ اب تک ٹھیک ٹھیک یہ بات معلوم نہیں ہو سکی کہ یہ پرانی قبریں کن لوگوں کی ہیں۔ یہاں کے لوگوں میں یہ واقع مشہور ہے کہ یہ قبریں شہیدوں کی ہیں۔ . . . .

. . . بعض لوگ کہتے ہیں۔ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ اس مقام پر کسی راجہ کی مڈھ بھیڑ ہوئی تھی۔ اور یہ قبریں اسکی فوج کے سپاہیوں کی ہیں۔ اس گورستان کے متعلق جو روایت سب سے زیادہ دلچسپ ہے وہ یہ ہے کہ اردگرد کے بسنے والے لوگوں کا بیان ہے کہ کئی بار آدھی رات کے بعد اس گورستان کے پاس پہاڑیوں کے دامن میں اذان کی آواز سنی گئی ہے۔ بہت سے راہگیر اس اذان کو سنکر آگے گئے تو بعض دفعہ نماز تہجد کی جماعت کھڑی پائی گئی مگر زیادہ قریب جانے پر یہ منظر غائب ہو گیا۔ اسی طرح نماز فجر کے موقع پر بھی ہوا۔

اس روایت کے سچا یا جھوٹا ہونے کے متعلق تو اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ بات عرصہ بعید سے پورے یقین کے مشہور چلی آتی ہے۔ . . . .

. . . . . . اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ایک احمدی دوست نے اس روایت کا چرچا سنکر مجھے کہا۔ اس روایت پر احمدی کو یقین کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ اب یہ سرزمین علانیہ اذانوں سے گونج رہی ہے اور یہاں جماعتیں کھڑی ہو رہی ہیں وہ پہلی اذانیں اور جماعتیں اس منظر کی طرف ایک غیبی اشارہ تھا۔

دوسرا اگلے زمانے کا گورستان تھوڑی سی قبروں پر مشتمل ہے جو ریلوے لائن کے جنوب میں ریتلی جگہ پر واقع ہے۔ میں نے ہر چند ربوہ کے پڑوسیوں سے پوچھ کر معلوم کرنے کی کوشش کی ہے مگر اس کے متعلق کوئی روایت نہیں معلوم ہو سکی۔ صرف یہ ہی معلوم ہوتا ہے۔ اگلے وقتوں کے بعض نامعلوم لوگوں کی یہ قبریں ہیں نہ جانے ان کے یہاں واقع ہونے کے کیا اسباب ہیں! اور یہ کب سے یہاں کھڑی ہیں!! لیکن ان گورستان کے علاوہ یہاں کی جو چیز ہمارے لئے سب سے زیادہ قابل غور ہے وہ سرزمین ربوہ کے وہ آثار ہیں جو قدیم وقتوں میں یہاں کسی عظیم الشان شہر کے آباد ہونے کا پتہ دیتے ہیں۔ یہاں بہت سی جگہوں پر آپ کو دیواروں کے آثار پکی اینٹوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے کچے برتنوں کی ٹھیکریاں زنگ آلودہ لوہے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے دکھائی دیں گے۔ کئی جگہوں پر مٹی کے بہت بڑے اور کشادہ منہ والے برتن زمین کے اندر دھنسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ غرض ایسی بہت سی نشانیاں ملتی ہیں۔ جن سے صاف صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ کسی زمانے میں اس جگہ کوئی بہت بڑا شہر آباد رہ چکا ہے۔ انقلابات زمانہ نے اس شہر کا وجود مٹا دیا۔ مگر اس کی موجودگی کے ملکر سے نشانات اب بھی پائے جاتے ہیں جو اس کی عظمت رفتہ کی شہادت دیتے ہیں۔

یہ شہر کس زمانہ میں ہوا ہے؟ اور کس طرح برباد ہوا؟ یہاں کون لوگ آباد تھے؟ اس قسم کے سوالات کا جواب تلاش کرنے کے لئے میں نے کئی کتب انگریزی، اردو اور فارسی سے استفادہ کی کوشش کی ہے۔ مگر کوئی تسلی بخش جواب نہیں مل سکا۔ مقامی باشندوں کے درمیان اس شہر کے متعلق ایک بڑی دلچسپ داستان مشہور ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس شہر کا نام "راجھیری" تھا۔ یہ دریائے چناب کے کنارے کے ساتھ ساتھ آٹھ سات میل کی دوری تک پھیلا ہوا تھا۔ اس شہر کا ایک ہی بڑا بازار شمالاً جنوباً شہر کے بیچوں بیچ چلا جاتا تھا۔ جس کا ایک سرا شمال میں موضع بخش والا کے پاس اس جگہ واقع تھا۔ جس کو اب چیر گھوڑ کہتے ہیں۔ دوسرا سرا جنوب میں موضع ڈاور کے پاس تھا۔ یہ شہر کسی راجہ کی راجدھانی تھا۔ ایک دفعہ کسی دشمن نے اس شہر پر حملہ کر کے اس کو جلا دیا۔ اور اتنا قتل عام کیا کہ خون کی ندیاں بہ پڑیں۔ اس روز ایک سو سے اوپر صرف سنکے نوبیاہے دولہے قتل ہو گئے۔"

ظاہر ہے۔ اس شہر کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کے لئے ہم اس قسم کی روایات پر ہی اعتبار نہیں کر سکتے۔ البتہ بعض قرائن ایسے اور بھی ہیں جن سے اس شہر کے تاریخی حالات پر کسی حد تک روشنی پڑھتی ہے۔ یعنے اتنی بات تو آسانی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے کہ یہ شہر ہندوستان میں اسلامی حکومت کے زمانے سے کہیں پہلے ہی آباد رہا ہے۔ مسلمانوں نے نہ اسے آباد کیا تھا نہ اس میں بود و باش اختیار کی۔ بلکہ ان کے آنے سے پہلے ہی یہ برباد ہو چکا تھا۔

اس مقام سے سات آٹھ میل تک مغرب کی طرف دریائے چناب کی پرانی گذرگاہ پھیلی ہوئی ہے۔ یہ پرانی گذرگاہ شمال میں علاقہ مڈھ رانجھا کے پڑوس سے تقریباً بیس میل کے فاصلے پر سے شروع ہوتی ہے اور ربوہ سے کچھ دور تک جنوب کی طرف چلی جاتی ہے۔ جن دنوں دریائے چناب میلوں دور اس مقام سے مغرب کی طرف پرانی گذرگاہ پر بہتا تھا۔ یہ شہر دریا کے مشرق کی طرف پوری طرح آباد تھا۔ اور نہ جانے اس کا کتنا پھیلاؤ تھا۔ اسکے موجودہ آثار سے اسکی عظمت کا کچھ کچھ پتہ چلتا ہے

(زمانی)

بقیہ صفحہ (۳)

قادیان کے جلسہ سالانہ کے مختلف کوائف

آپ نے سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہ بڑے مخلص خادم سلسلہ تھے۔ وہ گداز تھے حضرت صاحب کی محبت میں اور یہی رنگ دوستوں سے ان کی محبت کا تھا۔ میں مبارکباد دیتا ہوں۔ ان کے بیٹے عزیز محمد اعظم کو کہ انہیں آج ان کا تابوت یہاں لانے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کی سب سے بڑی خصوصیت

جلسہ کے ایام کی سب سے بڑی اور نمایاں خصوصیت وہ دعائیں۔ عبادتیں اور نمازیں تھیں جو دارالمسیح کو ہر وقت اللہ تعالےٰ کی برکتوں اور رحمتوں سے معمور رکھتی ہیں۔ دیسے تو درویشان قادیان کی زندگی کا سب سے نمایاں اور غالب حصہ ذکر الٰہی میں ہی گذرتا ہے۔ لیکن جلسہ کے ایام میں جب کہ بیرونجات سے آنے والے احباب کی دعائیں اور عبادتیں بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتی ہیں۔ عجیب ایمان افروز منظر نظر آتا تھا۔ ایسا منظر جس کی مثال کم از کم موجودہ دنیا کی تو کوئی بستی بھی پیش نہیں کر سکتی ——— مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ۔ دار حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً بیت الدعا۔ بیت الذکر اور بیت الفکر تو مومنین کی خشوع خضوع سے نکلی ہوئی دعاؤں اور مناجاتوں کی آماجگاہ بنی رہتیں۔ علاوہ ازیں صبح سوا پانچ بجے مساجد میں باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی۔ جس میں احباب بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے۔ مقبرہ بہشتی میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حاضر ہو کر دعائیں کرنے والے احباب کا بھی ہر وقت تانتا لگا رہتا۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی ہر احمدی اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ حصہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں صرف کرنے کی کوشش کرتا۔ اور ان اجتماعی اور انفرادی دعاؤں اور مناجاتوں کا زیادہ حصہ بارگاہ ایزدی میں گداز دل اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ اپنی التجاؤں کے لئے وقف ہوتا تھا کہ الٰہ العالمین گناہوں میں ملوث دنیا پر رحم فرما اسے توفیق بخش کہ وہ تیرے آستانے پر صدق دل سے جھکے اور تیری رضا کو حاصل کرے تا دنیا میں اسلام اور احمدیت کا بول بالا ہو اور تیرا نام دنیا میں سربلند ہو۔

درخواست دعا: میرا بھتیجہ عزیزم نذیر احمد مدت سے چند عوارض میں مبتلا ہے۔ احباب درد دل سے اس کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مستری دار محمد لاہور)

امام معصوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

حضرت بانئے سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"واضح ہو۔ کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) حسینؓ بوجہ اس کے کہ اُس نے خلیفۂ وقت یعنی یزید پلید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین مجھے اُمید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے میرے دل میں یہ بھی خیال گذرتا ہے۔ کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرا اور لعن طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰؑ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں بہرحال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی سہل امر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے۔ اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضاء کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ اور اُس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور ہر ایک چیز کو جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے۔ خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں۔ یا غفلت اور کسل ہو۔ سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اُس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ اُن برگزیدوں سے ہے۔ جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور اپنی محبت سے معمور کرتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سردار ان بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اُس سے موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقویٰ اور محبت اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کی اقتداء کرنے والے ہیں۔ جو اُس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس شخص کا دشمن ہے۔ اور کامیاب ہو گیا۔ وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر مگر وہی جو انہی میں سے ہے۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔

غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ کی یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف اُن کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے۔ جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے۔ اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ ایسے موقعہ پر درگذر کرنا اور نادان دشمن کے حق میں دعا کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بُرا نہ کہتے۔ وہ مجھے ایک دجّال اور مفتری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنے مرتبہ کی نسبت کہا۔ وہ میں نے نہیں کہا۔ بلکہ خدا نے کہا پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بحثوں کو طول دوں اگر .... درحقیقت میں نے اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مفتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا۔ جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے۔

سو اے عزیزو صبر کرو کہ آخر وہ امر جو مخفی ہے۔ کھل جائے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل جو سخت ہو گئے۔ اور وہ آنکھیں جو بند ہو گئیں میں اُن کا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

پس جب کہ خدا نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ کہ وہ زور آور حملوں سے میری سچائی ظاہر کرے گا۔ تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے۔ کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈال کر میرے مخالفوں پر ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو اور دعائیں لگے رہو۔ اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ۔ اور زمین پر آہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تم نے اس کی جماعت کہلا کر تقویٰ و طہارت کو اختیار نہ کیا۔ اور تمہارے دلوں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا۔ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہیں مخالفوں سے پہلے ہلاک کرے گا۔ کیونکہ تمہاری آنکھ کھولی گئی۔ اور پھر بھی تم سو گئے۔ اور یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا کو تمہاری کچھ حاجت ہے۔ اگر تم اُس کے حکموں پر نہیں چلو گے۔ اگر تم اُس کی حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ اور ایک اور قوم تمہارے عوض لائے گا۔ جو اس کے حکموں پر چلے گی۔

اور میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں۔ کہ میں ظاہر کر دوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ یہ تو مسلمانوں کے دلوں سے ایک روک کا اُٹھانا اور سچا واقعہ اُن پر ظاہر کرنا ہے۔ بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے۔ کہ تا مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں۔ اور اُن کو خدا سے تعلق پیدا ہو جائے۔ اور اُن کی نمازیں اور عبادتیں ذوق اور احسان سے ظاہر ہوں اور اُن کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے۔

اور اگر مخالف سمجھتے تو عقائد کے بارے میں مجھ میں اور اُن میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام معہ جسم آسمان پر اُٹھائے گئے۔ سو میں بھی قائل ہوں۔ کہ جیسا کہ آیت انی متوفیک ورافعک الیّ کا منشاء ہے۔ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد وفات معہ جسم آسمان پر اُٹھائے گئے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ وہ جسم عنصری نہ تھا۔ بلکہ ایک نورانی جسم تھا۔ جو ان کو اس طرح خدا کی طرف سے ملا۔ جیسا آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو ملا تھا۔ ایسا ہی ہم عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آنے والے تھے۔ جیسا کہ آ گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے۔ اُن کا آنا صرف بروزی طور پر ہوا۔ جیسا کہ الیاس .... نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا۔ پس سوچنا چاہیئے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ اس قدر شور مچانا کس قدر تقویٰ سے دور ہے۔ آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بن کر آیا۔ ضرور تھا کہ جیسا کہ لفظ حکم کا مفہوم ہے کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا۔ جن کی طرف وہ بھیجا گیا۔ ورنہ اُس کا حَکَم کہلانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہہ کر کہ اعملوا علیٰ مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(فتاویٰ احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۲)

الناشر مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

درخواست دعا

(از مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے سابق مبلغ امریکہ)

جب سے میں امریکہ سے آیا ہوں بیمار چلا آتا ہوں درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن مختلف قسم کے عوارض بار بار حملہ کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے مصنوعی ٹانگ سے بھی کچھ زیادہ فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ یعنی چل پھر نہیں سکتا اور تکلیفوں اور پریشانیوں کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ لہٰذا درویشان قادیان اور مخلصین سلسلہ سے نہایت الحاح سے درخواست ہے۔ کہ اس عاجز کے حق میں بالالتزام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرے۔ جملہ مشکلات دور کرے اور جلد از جلد دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ چند روز سے بعارضہ شدید کھانسی سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی جلد صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (نذیر احمد سیالکوٹی حوالدار بلڈنگ لاہور)

(۲) مکرم ڈاکٹر محمود الٰہی صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۱۰۹ الہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں احباب سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار محمود اسلم خان)

لیبیا آزاد ہو رہا ہے

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) لیبیا میں مقیم اقوام متحدہ کے کمشنر ڈاکٹر ادرین پیلٹ اگلی جمعرات کو لندن پہنچ رہے ہیں، تاکہ حکومت برطانیہ کے صلاح مشورہ تمام لیبیا کی آئندہ قائم ہونے والی آزاد حکومت کے قیام اور انتقال اختیارات کے بارے میں ایک جامع اسکیم تیار کر سکیں۔ پچھلے دنوں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فیصلہ دیا تھا کہ کل لیبیا آزاد حکومت کی تشکیل یکم جنوری ۱۹۵۲ء تک ضرور ہو جانی چاہیئے سیرینیکا میں مقیم برطانوی ریزیڈنٹ مسٹر ڈی سی کینڈول گفت و شنید میں اعانت کی غرض سے پہلے ہی لندن پہنچ چکے ہیں۔ رہے ان کے طرابلس کے ساتھی مسٹر بلیکلے، سو وہ آج کل علیل ہیں۔ اور ان کی طرف سے ایک نمائندہ شرکت کے لئے آ رہا ہے

پھلوں اور سبزیوں کی سالانہ نمائش

لاہور ۵ جنوری۔ پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی سالانہ صوبائی نمائش باغ جناح بالمقابل منٹگمری ہال لاہور میں مورخہ ۲۵ تا ۲۷ جنوری ۱۹۵۰ء منعقد ہونی قرار پائی ہے۔ نمونہ جات از قسم پھل، سبزیاں اور ان کی مصنوعات ۲۵ جنوری ۱۹۵۰ء کو دس بجے صبح تک نمائش میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ریلوے کے حکام نمائش کی اشیاء کے رسل و رسائل کے لئے محکمہ زراعت سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ دکھانے پر رعایت دیں گے۔ اسی طرح حکام محصولات و چونگی لاہور کارپوریشن بھی لاہور میں نمائش کی اشیاء کی درآمد پر چونگی نہیں لیں گے۔ نمائش کے آخری روز بہترین نمونہ جات والے اصحاب کو نقد انعامات چیلنج کپ اور سرٹیفکیٹ دیئے جائیں گے۔ اس بارے میں مزید معلومات فروٹ سپیشلسٹ صاحب لائل پور سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

تیز رفتار موٹر کاریں

لندن ۵ جنوری (بذریعہ ہوائی ڈاک) گزشتہ ماہ آٹوموبیل کلب ڈی فرانس نے جانچ پڑتال کی تو اسے معلوم ہوا کہ آسٹن اے فورٹی نے پہلے کے دس ریکارڈ اور توڑ ڈالے۔ اگست کے مہینے میں اس گاڑی نے دس ہزار میل کا فاصلہ دس ہزار منٹ میں طے کیا تھا۔ اس طرح آسٹن موٹر کمپنی ۱۷ نئے ریکارڈ قائم کر چکی ہے۔ کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ اس کے کارخانے میں ہر چوالیس سیکنڈ میں ایک نئی کار تیار ہو

"اقوال و افکار"

ملک کی آبادی نہایت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور جب تک زمین کی پیداوار میں بھی اس کے مطابق اضافہ نہ ہو۔ ہمارا معیار زندگی اور پست ہو جائے گا۔

ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان ۱۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کو لائل پور کے زراعتی کالج میں تقریر۔

پاکستان کی مستحکم مالی حالت کی وجہ سے عوام میں جو اعتماد پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ عوام حکومت کے جاری کردہ قرضوں میں اب تک تقریباً تیس کروڑ ڈالر کی رقم دے چکے ہیں

ہز ایکسی لینسی مرزا ابو الحسن اصفہانی سفیر پاکستان متعینہ امریکہ۔ انگلش اسپیکنگ یونین اٹلانٹا میں تقریر۔

ایشیاء کے وسیع علاقوں کو اقتصادی لحاظ سے ترقی دینا وقت کا اہم تقاضا ہے جو انتہائی تیز رفتاری سے پورا ہونا چاہیئے۔

ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان ایشیائی دیہی مرکز لاہور کی رسم افتتاح میں تقریر مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء

ریاست جموں و کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی موجودگی اور ہندوستان کے حامی شیخ عبداللہ کی حکومت قائم رہنے کی صورت میں استصواب رائے عامہ محض ایک ڈھکوسلا ہوگا۔ ڈیو ڈرٹن نیو یارک

پاکستان کے باشندے اسلامی ممالک میں امن و اتحاد کے قیام میں عظیم خدمت انجام دے سکتے ہیں۔

ہز ایکسی لینسی لدم آرا وزیر اعظم ایران قائداعظم کے یوم ولادت پر ریڈیو تہران سے تقریر۔

قائداعظم نے ہمارے لئے ایک ایسا ورثہ چھوڑا ہے جو ہمیں اپنی زندگی سے زیادہ عزیز ہونا چاہیئے۔

دی آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان ۲۵ دسمبر ۱۹۴۹ء لوہاری دروازہ لاہور میں تقریر
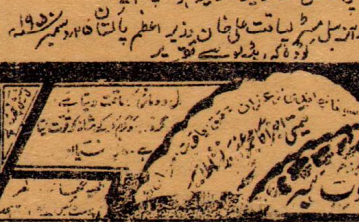
مسلم لیگ اسوقت تک میدان سیاست میں رہیگی جبتک وہ اپنی مشن کو پورا نہیں کر لیتی

لاہور ۵ جنوری: "انتخابات کے موقعہ پر حشرات الارض کی طرح سیاسی جماعتوں کا پیدا ہونا مسلم لیگی کارکنوں کے لئے ایک چیلنج ہے۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا ہے۔ انتخابات کی وجہ سے یہ جماعتیں معرض وجود میں آئی ہیں سو ان انتخابات ہی ان جماعتوں کی موت کا باعث ثابت ہوں گے۔" یہ ہیں وہ الفاظ جو آج شام صوفی عبدالحمید خان صدر پنجاب مسلم لیگ نے دو سو سے زائد مسلم لیگی کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے کہے۔

یہ اجتماع وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں سول مسلم لیگ کے زیر اہتمام ہوا۔ جس کی صدارت سردار محمد ظفر اللہ صدر سول مسلم لیگ نے کی۔

صوفی عبدالحمید خان نے کہا۔ جو جماعتیں اس بات کی منتظر ہوں۔ کہ مسلم لیگ کے مایوس امیدواروں کو اپنے ٹکٹ دے کر انتخابات لڑیں۔ ان سے ملک کی سیاسی رہنمائی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ صدر مسلم لیگ نے فرمایا۔ کہ جو جماعتیں مسلم لیگ کی مخالفت کر رہی ہیں ان کے پاس انتخابات لڑنے کے لئے امیدوار بھی نہیں اور وہ اس بات پر آس لگائے بیٹھی ہیں۔ کہ مسلم لیگ جن امیدواروں کو ٹکٹ نہیں دے گی۔ وہ ان کو ٹکٹ پیش کریں گے۔ مسلم لیگ کے ٹکٹ کے تمام امیدواروں نے یہ حلف اٹھا لیا ہے۔ کہ وہ لیگ کا ٹکٹ نہ ملنے پر انتخابات نہیں لڑیں گے۔

اب جو لوگ یہ حلف اٹھا کر بھی دوسری جماعتوں کے ٹکٹ پر انتخابات لڑیں گے۔ ان سے رائے دہندگان کس فلاح و بہبود کی توقع کر سکتے ہیں۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ مسلم لیگ کی مخالف جماعتیں کس منہ سے ان امیدواروں کو رائے دہندگان کے سامنے پیش کریں گی جو اپنے حلف کو بھی ٹھکرا چکے ہوں گے۔

صوفی عبدالحمید خان نے فرمایا۔ کہ نہ صرف مسلم لیگ کی افادیت باقی ہے۔ بلکہ پاکستان کو آج مسلم لیگ کی ضرورت سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ اس خواب کو جس کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا صرف مسلم لیگ ہی شرمندہ تعبیر کر سکتی ہے مسلم لیگ کا اس وقت تک قائم رہنا ہی کیلئے نہایت ضروری ہے جب تک کہ وہ ان عزائم کو پورا نہ کرے جو پاکستان کے قیام کے محرک تھے۔ خان محمد ابراہیم خان جھگڑا نے ایک تقریر میں کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ مسلم لیگ کو مضبوط بنانے کیلئے کمر [illegible]

قاعدہ لیسرنا القرآن

قاعدہ لیسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز قاعدہ لیسرنا القرآن کا دفتر اب ربوہ میں قائم ہو چکا ہے افسوس ہے کہ بعض بددیانت لوگ اسکی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں۔ اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے رہے ہیں کہ گویا وہ لوگ دفتر لیسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں ہم اعلان کرتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر نہیں اگر کوئی ایجنٹ مقرر ہوا تو اس کا ہم اعلان کریں گے۔ بہر صورت قاعدہ اور قرآن کریم دفتر لیسرنا القرآن ربوہ سے مل سکتا ہے اور وہیں درخواستیں آنی چاہیئں رعایتی چھوٹا قاعدہ ۴ر بڑا قاعدہ مکمل ۱۰ر فی پارہ ۴ر قرآن مجید مجلد سادہ ۷ روپے قرآن کریم غیر مجلد ۵/۸ روپے) زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھ کر ریٹ مقرر کرائیں

منیجر دفتر قاعدہ لیسرنا القرآن ربوہ

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

وی۔ پی کا انتظار نہ کریں

اس میں آپ کو فائدہ ہے

(منیجر)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سنہری موقع

ایک چمڑے کا کارخانہ واقعہ ٹینری ایریا کوٹ خواجہ سعید لاہور برائے فروخت ہے۔ انڈسٹری سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لئے زریں موقعہ ہے۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت یا ملاقات کریں۔ ملنے کا وقت۔ صبح ۱۰ سے ۱۲ دوپہر تک

ایم ٹی۔ ذہر مکان ۱۶ سلطانپورہ روڈ لاہور

پاکستانی فوج نے قلیل مدت میں شاندار ترقی کی ہے

پشاور ۶ جنوری آج جنرل ڈگلس گریسی نے صوبہ سرحد کے مختلف یونٹوں کا چار روزہ الوداعی دورہ ختم کر لیا۔ درہ خیبر سے بذریعہ موٹر گذر کر وہ لنڈی کوتل کے فوجیوں کو خدا حافظ کہنے گئے۔ واپسی پر پشاور میں ... نے دورہ کی ۷/۸ ویں تقریر کرتے ہوئے جنرل گریسی نے بتایا کہ پاکستانی فوج کے لئے بہت سی تعمیری سکیمیں جنرل ہیڈ کوارٹر میں زیر غور ہیں اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے گا انہیں عملی جامہ پہنا دیا جائے گا۔ ان میں علاقائی فوج کا قیام بھی شامل ہے۔

انہوں نے کہا۔ پاکستانی فوج کی بنیادیں بہت مضبوط و پر عزم ستونوں پر ہیں۔ ہمارے اداروں اور تربیت کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں۔ ہمیں وہ بہت سی سہولتیں حاصل نہیں ہیں جو دوسری بڑی اقوام کو حاصل ہیں۔ لیکن ہماری تنظیم کے پیچھے جو جذبہ کارفرما ہے اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ پچھلے ساڑھے تین سالوں میں پاکستانی فوج نے عظیم الشان ترقی کی ہے اور گذرے ہوئے سال حقیقی ترقی اور کامیابی کے سال ہیں۔

جنرل گریسی نے کہا۔ مجھے یہ اطمینان ہے کہ میں اپنے پیچھے ایک مضبوط بنیادوں پر قائم کی ہوئی فوج چھوڑ کر رخصت ہو رہا ہوں۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

پھر کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ اس ملک میں ہزار ہا مالکان زمین ایسے ہیں جو رقبہ کم ہونے کی وجہ سے خود کاشت نہیں کر سکتے۔ بلکہ اپنی زمین بٹائی یا لگان پر دے کر دوسرے کام تجارت یا کوئی دستکاری کرتے ہیں۔ اور بعض مالکان زمین ہیں جو خود کاشت کرتے ہیں۔ مگر اتنی تھوڑی زمین کے مالک ہوتے ہیں۔ کہ اس سے کافی روزی حاصل نہیں کر سکتے۔ آخر یہ لوگ زمیندار نہیں ؟ نہیں تو کیوں نہیں ؟ ان کی طرف جناب کا خیال کیوں نہیں گیا ؟ اگر مزارع اور زمیندار کے الفاظ کا ہی جھگڑا ہے تو پھر ایسے مالکان کے افلاس کا تدارک کس اصول سے کیا جائے گا۔ تحمل حسینوں، مدہ ٹوں اور دولتانوں کے خیال سے دماغ کو علیحدہ کر کے سوچئے نیز امام جماعت احمدیہ نے ابن تیمیہ اور حدیث نبوی کی جو تشریح کی ہے مالک و مزارع کے جھگڑے سے علیحدہ کر کے اس پر غور فرمائیے۔ ابن تیمیہ کے قول کو سندھ کے ہاریوں کے مسئلہ کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ میں اسے محض زیب داستان کے لئے گھسیڑ دیا گیا ہے۔ یہی بات ہے جو امام جماعت احمدیہ نے واضح کی ہے۔ اور آپ ہیں کہ خواہ مخواہ اس پر

"ادب برائے مغالطہ انگیزی"

کا ہوائی قلعہ تیار کرتے چلے جاتے ہیں۔

مصر کا سفارت سے احتجاج

قاہرہ ۵ جنوری مصر نے نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجوں کے اخراج سے متعلق پنڈت نہرو کے اس بیان کے خلاف احتجاج کیا ہے جو انہوں نے حال ہی میں قاہرہ میں دیا تھا۔ پنڈت نہرو نے اس بیان میں کہا تھا کہ موجودہ عالمگیر صورت حال کے پیش نظر نہر سویز کے علاقے میں برطانوی فوج کی موجودگی ضروری ہے۔

آج مصر کے قائمقام وزیر خارجہ ابراہیم بے نے اس سلسلے میں بھارتی سفیر مقیم قاہرہ سے ملاقات کی اور انہیں بتایا کہ بھارت کے وزیر اعظم کا یہ بیان مناسب نہیں اور اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات پر برا اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

پنجاب اسمبلی کے انتخابات
کاغذات نامزدگی کی تاریخ

لاہور ۶ جنوری حکومت پنجاب ۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء کو ایک اعلان جاری کرے گی جس میں پنجاب کے تمام حلقہ ہائے نیابت سے درخواست کی جائے گی کہ وہ اسمبلی کیلئے اپنے نمائندے منتخب کریں۔ حسب ذیل تاریخیں مقرر ہونے کی توقع ہے۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کی تاریخ ۶ و ۷ فروری ۱۹۵۱ء۔ پولنگ کی تاریخ ۱۰ مارچ سے ۲۰ مارچ ۱۹۵۱ء تک۔

پیکنگ میں برطانیہ کا نیا سفارتی نمائندہ

لنڈن ۶ جنوری۔ وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ پیکنگ میں برطانوی مختار الامور مسٹر جے بی ہچن واپس جا رہے ہیں اور مسٹر ایل۔ ایچ۔ لیمب ان کی جگہ پر آ رہے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ چینی اشتراکی حکومت سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی ایک نئی کوشش کرنا چاہتا ہے۔ (استار)

جدہ سے مدینہ جانے والی سڑک کی تعمیر

جدہ ۶ جنوری۔ جدہ سے مدینہ جانے والی مجوزہ سڑک پر جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان زیارت کے لئے جاتے ہیں سرکاری طور پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ سڑک کی تعمیر کا کام جس پر ۰۰۰،۰۰۰،۳ پاؤنڈ صرف ہونگے دو برطانوی کمپنیوں کے حوالے کیا گیا ہے۔

مشرق بعید اور ایشیا کے اہم مسائل پر غور۔ وزراء اعظم کی کانفرنس کا دوسرا دن

لنڈن ۶ جنوری آج وزراء اعظم کی کانفرنس کے دو اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں مختلف وزراء اعظم نے دنیا کے موجودہ بحران کو ختم کرنے کے بارے میں مختلف تجاویز پیش کیں۔

مسٹر ایٹلی نے دنیا کی عام صورت حالات کے بارے میں برطانیہ کا زاویہ نگاہ بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ روس کی موجودہ پالیسی کی وجہ سے امن عالم کو سخت خطرہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ صدر ٹرومین سے ان کی کیا بات چیت ہوئی تھی آپ نے جرمنی اور جاپان سے معاہدہ صلح کرنے کی اہمیت بیان کی۔ اور مشرق بعید کے حالات پر تبصرہ کیا۔ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں افسوس کا اظہار کیا کہ دنیا بھر کے ملک ... کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اس سے موجودہ کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔ آپ نے کہا صرف ہندوستان ایسا ملک ہے۔ جس نے اپنے فوجی خرچ میں ۱۵ فی صدی تخفیف کر دی ہے ۔۔۔ آج صبح دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کے دوسرے اجلاس میں مشرق بعید اور ایشیا کے مسائل پر بحث کی گئی۔ اجلاس شروع ہونے سے قبل ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم کی کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں ایشیا اور مشرق بعید کے مسائل پر غور و خوض کیا جائے گا۔ اس ضمن میں وہ اس سوال پر بھی غور کریں گے کہ کمیونسٹ چین کے ساتھ دولت مشترکہ کا کیا طرز عمل ہو؟ دولت مشترکہ کے ممالک میں سے برطانیہ، پاکستان ہندوستان اور سیلون اب تک پیکن حکومت کو تسلیم کر چکے ہیں اور آسٹریلیا، نیوزی لینڈ کنیڈا اور جنوبی افریقہ نے ابھی تک کمیونسٹ چین کو تسلیم نہیں کیا ہے توقع ہے کہ وزرائے اعظم دنیا کی صورت حال پر بھی غور کریں گے اور یہ اندازہ لگائیں کہ دولت مشترکہ پر وہ کہاں تک اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اقوام متحدہ میں دولت مشترکہ کے ممالک کے لئے پالیسی بھی وضع کی جائیگی ایک دوسرا قابل غور مسئلہ جاپان کا معاہدہ امن ہے جاپان کو از سر نو مسلح کرنے کے بارے میں وزرائے اعظم اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ یہ بھی توقع ہے کہ ایشیا اور دوسرے مقامات پر بڑھتے ہوئے کمیونزم کے خطرہ کا بھی عام جائزہ لیا جائیگا۔

سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ کانفرنس میں چار دستاویزات پر غور کیا جا رہا ہے۔ جن میں سے ایک روس کے متعلق برطانوی پالیسی کی حامل ہے۔ باقی دستاویزات معاہدہ اوقیانوس، جاپان کے معاہدہ امن اور جرمنی کے معاہدہ امن کے متعلق ہیں۔ ان مبصرین کا خیال ہے کہ وزرائے اعظم کی گذشتہ کانفرنس کے بعد برطانیہ کی خارجی پالیسی میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

آج تیسرے پہر پنڈت نہرو شاہ جارج سے قصر بکنگھم میں ملنے والے تھے۔ ہفتہ رواں کے آخر میں مسٹر ایٹلی نیوزی لینڈ اور لنکا کے وزرائے اعظم کے اعزاز میں دعوت دیں گے۔

کل دولت مشترکہ کے وزیر اعظم کے پہلے اجلاس کے بعد جو اعلان شائع کیا گیا ہے۔ اس میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ جنگ ناگزیر نہیں۔ اجلاس شروع ہونے سے پیشتر وزرائے اعظم میں جو غیر رسمی بات چیت ہوئی اس میں واضح کر دیا گیا کہ اجلاس جنگ کی طیاری کے لئے نہیں بلکہ جنگ کو روکنے کے امکانات پر غور کرنے کے لئے منعقد ہو رہا ہے اجلاس میں جن مسائل پر بحث ہوئی ان میں عوام کا معیار زندگی بلند کرنے جمہوری ملکوں کو متحد رکھنے اور اقوام متحدہ کے وقار کو قائم رکھنے کے معاملات بھی شامل تھے اجلاس شروع ہونے سے پیشتر وزرائے اعظم نے قصر بکنگھم میں شاہ جارج کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔

غیر رسمی کارروائی

دولت مشترکہ کے وزیر اعظم کی کانفرنس کا اجلاس جاری ہے۔ اور خیال یہ ہے کہ وہ اس ہفتے کے اختتام تک رسمی طور پر کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ بلکہ غیر رسمی طور پر کارروائی کرتا رہے گا۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ یہ غیر رسمی کارروائی رسمی کارروائی کی سی اہمیت رکھتی ہے۔

سیاسی کمیٹی کا اجلاس

لیک سکیس ۵ جنوری۔ سیاسی کمیٹی آج کے اجلاس میں چین کے خلاف سخت اقدام کرنے کی تجویز کو نظر انداز کر دے گی۔ تاکہ پر امن مصالحت کے دروازوں کو کھلا رکھا جائے۔ گذشتہ بدھ کے روز جنگ بند کرنے کے کمیشن کی ناکامی کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد سیاسی کمیٹی کا اجلاس ملتوی ہو گیا تھا

لاہور ۵ جنوری پنجاب کے انتخابات کے لئے لیگی امیدواروں کو منتخب کرنے کی غرض سے لیگ پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس یہاں ۲۳ جنوری کو ہوگا۔ مسٹر لیاقت علیخاں جو بورڈ کے صدر ہیں۔ کراچی سے موصولہ اطلاع کے مطابق ۲۲ جنوری کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴